مطبُوعات

تذکرہ علمائے ہند | تالیف: مولوی رحمٰن علی مرحوم و مغفور۔ ترتیب و ترجمہ: جناب محمد ایوب قادری صاحب۔ صفحات: ۷۰۸۔ قیمت: پندرہ روپے۔

علمائے پاک و ہند کی دینی خدمات اور اُن کے حالات زندگی کے تذکرے یوں تو کئی کتابوں میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں مگر یہ تذکرے عام طور پر مقامی علماء کے حالات پر مشتمل ہیں۔ ایسی کتابیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں جن میں اس برصغیر کے علماء کے حالات یکجا مدون کیے گئے ہوں۔ اس نوعیت کے صرف دو تذکرے مشہور اور متداول ہیں۔ ایک مولانا حکیم عبدالحیٔ لکھنوی مصنف "گل رعنا" کی قابل قدر عربی تصنیف "نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر" جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ دوسری مولوی رحمان علی مرحوم کی زیر نظر کتاب "تذکرہ علمائے ہند" جسے فاضل مصنف نے فارسی میں مرتب کیا تھا یہ کتاب ۱۳۰۵ھ (۹۱-۱۸۸۷ء) میں لکھی گئی اور اس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۹۴ء میں منظر عام پر آیا۔ اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں اسے مشہور مطبع نول کشور نے شائع کیا۔ اب پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔

اس کے ترجمے ترتیب اور حواشی لکھنے میں محمد ایوب قادری صاحب نے جس محنت، جانفشانی اور قابلیت کا ثبوت دیا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے صرف ایک چیز ذہن میں کھٹکتی ہے کہ اس میں فاضل مرتب نے اس غیر جانبداری کو ملحوظ نہیں رکھا جو ایک تذکرہ نگار کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ چونکہ مولوی رحمان علی صاحب مرحوم اپنے معاصر علمائے بدایوں اور بریلی سے حد درجہ متاثر تھے اس لئے دوسرے مکاتیب فکر کے علماء کا ذکر یا تو سرے سے ہی نظر انداز کر دیا گیا ہے یا اگر کیا بھی گیا ہے تو دو چار سطروں میں محدود ہو کر

رہ گیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں حضرت شاہ ولی اللہؒ اور ان کے مکتب فکر سے کوئی دلچسپی نہ تھی بلکہ کسی قدر کد تھی۔ اسی وجہ سے پاک و ہند کے بعض نامور علماء جن کی مقدس زندگیاں مسلمانانِ پاک و ہند کا بیش قیمت ورثہ ہیں، یعنی سید احمد شہیدؒ اور ان کے جاں نثار رفقاءِ کار کا اس کتاب میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔

فاضل مترجم نے ہجری سنین کی عیسوی سنین سے مطابقت کر کے اور حواشی میں ۴۲ علماء و مشاہیر کے حالات مزید شامل کر کے، کتاب کی افادیت میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں کتابیات اشاریہ اور تکملہ بھی شامل ہیں۔ اشاریہ بڑا جامع ہے اور اسے اماکن، کتب اور اعلام کے اعتبار سے الگ الگ مرتب کیا گیا ہے۔

یہ کتاب پاک اکیڈیمی ۱/۴ وحید آباد، کراچی نمبر ۱۸ سے مل سکتی ہے۔

تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ

تفصیلی فہرست مخطوطات فارسیہ

ضمیمہ (۱) تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ

تفصیلی فہرست مخطوطات متفرقہ

(اردو، پنجابی، ہندی، کشمیری، ترکی، پشتو)

پنجاب پبلک لائبریری جو اس ملک کا نہایت قیمتی قومی ادارہ ہے اپنے پاس قلمی نسخوں کا بیش قیمت ذخیرہ بھی رکھتی ہے۔ چنانچہ لائبریری کے ارباب اختیار کو بالکل صحیح طور پر اس امر کا احساس ہوا کہ اہل علم کو ان چھپے ہوئے خزانوں سے روشناس کرایا جائے۔

قلمی نسخوں کی تحقیق غیر معمولی قابلیت دقت نظر اور عرق ریزی چاہتی ہے۔ خوش قسمتی سے لائبریری کو ایک ایسے فاضل یعنی پروفیسر منظور احسن صاحب عباسی کی خدمات حاصل ہوگئیں جو اس کام کے لئے ہر لحاظ سے موزوں ہیں۔ چنانچہ فاضل مرتب نے پیرانہ سالی کے باوجود اس کام کی تکمیل کے لیے

جس ریاضت، گہری لگن اور وسعتِ نظر کا ثبوت دیا ہے اس کا اندازہ کچھ وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہیں اس طرح کے کاموں کے کرنے کا کبھی موقعہ ملا ہو۔

بشر کے ہاتھ سے جو کام بھی انجام پائے اسے خواہ کتنی محنت اور احتیاط سے کیا جائے مگر اس میں غلطی کا بہر حال امکان باقی رہتا ہے چنانچہ اس فہرست میں بھی کہیں کہیں اغلاط نظر آتی ہیں۔ مثلاً فہرست مخطوطات فارسی کے ص ۱۴۷ پر کتاب انیس الارواح کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مصنف حضرت معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کو "یکے از صوفیائے اواخر صدی پنجم ہجری" لکھا گیا ہے یہ صحیح نہیں۔ ان کی وفات ۶۳۲ھ میں ہوئی اس لحاظ سے یہ پانچویں صدی کے نہیں بلکہ ساتویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں۔ پھر فاضل مرتب نے حضرت شاہ معین الدین اجمیریؒ کو حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین چشتی بن محمد سمعان نور اللہ سراہم کا خلیفہ بتایا ہے یہ بھی محل نظر ہے۔ انہیں دراصل حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔

ان فرو گذاشتوں کے علاوہ جو چیز ذوق پر گراں گذرتی ہے وہ طباعت کی غلطیاں ہیں۔ اس معاملے میں زیادہ احتیاط کی ضرورت تھی کیونکہ اس نوعیت کی کتاب میں اغلاط کی زیادتی نہ صرف ذوق پر گراں گذرتی ہے بلکہ کتاب کی افادیت کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ لائبریری کے اربابِ بست و کشاد اگلے ایڈیشن میں ان اغلاط کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دیں گے۔

چاروں فہرستوں کی قیمت ۲۷ روپے ہے اور پنجاب پبلک لائبریری سے مل سکتی ہیں۔

تنقیدی ادب | مرتبہ جناب سردار مسیح گل صاحب ایم اے۔ ایم او ایل شائع کردہ: نذر سنز پبلشرز لاہور، کراچی، راولپنڈی۔ قیمت چھ روپے پچاس پیسے۔ صفحات: ۵۳۸

تنقید کبھی گلشن میں کانٹوں کی تلاش نہیں بلکہ کانٹوں کی موجودگی کے باوجود بہار کا احساس ہے۔ اس نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو ایک نقاد کے لئے وسعتِ مطالعہ اور ہمدردانہ مگر متوازن طرزِ فکر دو بنیادی خصوصیات ضروری ہیں۔ (ع۔ف)

انگریزی ادب کی ترویج و ترقی کے باعث ہمارے فن تنقید میں بھی کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں اور ہمارے ناقدین نے اپنے ادبی سرمایہ کا نئے زاویوں سے جائزہ لینا شروع کیا ہے۔ ان حضرات کی ان ذہنی کاوشوں کے نتائج مختلف ادبی رسائل اور کتب کے ذریعہ منظر عام پر آرہے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب کے مرتب نے جو مسیحی جماعت کے ایک ہونہار نوجوان اور اردو فارسی کا نہایت شستہ ذوق رکھنے والے فاضل ہیں، ان تنقیدی مقالات کو یکجا کر دیا ہے۔ اس انتخاب میں انہوں نے اس امر کا خاص طور پر خیال رکھا ہے کہ تنقیدی ادب کے مختلف اصناف اور پہلوؤں کے متعلق ایسے مضامین یکجا ہو جائیں جن سے ان اصناف کا صحیح تعارف بھی ہو سکے اور اُن مخصوص پہلوؤں کی ایک واضح اور دلکش تصویر بھی سامنے آجائے۔

فاضل مرتب نے ہزاروں صفحات میں بکھرے ہوئے مواد کو جس عرقریزی اور دیدہ وری سے تلاش کر کے جس دقتِ نظر سے جانچ کر اور جس خوش اسلوبی کے ساتھ اسے مرتب کیا ہے وہ لائقِ تحسین و ستائش ہے اور ان کی یہ کوشش اردو ادب میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ یہ مجموعہ اگرچہ طلباء کی ضرورت کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے لیکن اس سے ہر صاحبِ ذوق تنقیدی شعور بیدار کرنے میں رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

اس کے مطالعہ سے ایک بات کا البتہ احساس ہوتا ہے کہ اگر فاضل مرتب اس مجموعے کو ادوار کے اعتبار سے ترتیب دیتے تو اس میں ایک معنوی نظم اور مقصدی ربط پیدا ہو جاتا جس سے اس کی افادیت بڑھ جاتی۔ لیکن اس کے باوجود یہ مجموعہ وقیع اور عمدہ ہے اور مرتب کے وسعتِ مطالعہ اور سلجھے ہوئے ذوق کا ہر لحاظ سے آئینہ دار ہے۔ (ع۔ ح۔ ص)

تاریخ اسلام | مولف: سید عین الحق حقی ایم۔ اے۔ صدر شعبۂ تاریخ اسلام۔ اسلامیہ کالج کراچی۔ ناشر: علی بک ڈپو۔ ۵۴ - اردو بازار کراچی۔ قیمت: ساڑھے چھ روپے۔ صفحات: ۲۸۴

زیر نظر کتاب اسلام کی ایک مختصر تاریخ ہے جو خصوصیت کے ساتھ طلبہ کی خاطر لکھی گئی ہے اور عہدِ رسالت سے لے کر زوالِ بغداد تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ نیز اس میں اُن

تہذیبوں اور مذاہب کا بھی مختصر جائزہ لیا گیا ہے جن کا بلاواسطہ تعلق اسلام اور مبدءِ اسلام سے رہا ہے۔ واقعات کے بیان میں بہت اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ بہرحال یہ کتاب تاریخ اسلام کے ابتدائی درجوں کے طالب علموں کے لیے مفید ہے۔ کتاب کا معیارِ کتابت وطباعت اونچا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی معلوم ہوتا ہے کہ مسودے کی نظرِ ثانی بھی بے توجہی سے کی گئی ہے۔ البتہ کاغذ اور جلد اچھے ہیں۔

اللہ جلّ جلالہ تصنیف: عباس محمود العقاد۔ ترجمہ: عبدالصمد صارم۔ ناشر: مکتبہ معین الادب لاہور۔ قیمت: ساڑھے آٹھ روپیہ۔ ضخامت: ۳۷۱ صفحات۔

عباس محمود العقاد مصر کے ممتاز ادیب اور صاحب تحقیق عالم ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں انہوں نے عقیدۂ الوہیت کے ارتقاء کا تاریخی جائزہ لیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے قدیم اقوام کے تصورِ خدا سے بحث کا آغاز کرنے کے بعد ازمنۂ وسطیٰ کی قوموں کے عقائد کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ اس کے بعد اہلِ کتاب اقوام کے عقائد اور فلاسفۂ متقدمین ومتاخرین کے مذاہب پر روشنی ڈالی ہے۔ پھر عقیدۂ الوہیت کے متعلق معاصر فلاسفہ کے افکار کا جائزہ لیا ہے۔ کتاب کے خاتمے پر بحث وتلاش کا باب بند کرتے ہوئے انہوں نے مندرجۂ ذیل نتائج اخذ کیے ہیں۔ (ا) عقائدِ الٰہیہ میں توحید کا مقام اعلیٰ ترین مقام ہے اور یہ کہ توحید ہی انسان کی عقلی اور فطری صلاحیتوں کے لیے موزوں ترین چیز ہے۔ (ب) خدائے واحد ایک معین "ذات" ہے۔ اس کے سوا عقلاً ہر صورت غلط ہے۔ (ج) وہ ذات صاحبِ صفات ہے (جن کا کوئی شمار نہیں)، صاحبِ ارادہ ہے اور صاحبِ علم جزو وکل ہے۔ (د) عقل اور ایمان کے مابین ایک رشتہ ہے۔ تنہا عقل ذاتِ الٰہی کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن عقل کے بغیر شرک وتوحید میں امتیاز بھی نہیں کیا جا سکتا۔

کتاب کا ترجمہ جناب عبدالصمد صاحب صارم الازہری نے کیا ہے اور اچھا کیا ہے۔ اس طرح کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کے لیے جس علم وفضل کی ضرورت ہوتی ہے، اس سے وہ بہرہ ور

ہیں۔ البتہ کتاب کا معیارِ کتابت وطباعت فروتر ہے۔

رسول نمبر ماہ نامہ خاتونِ پاکستان | مدیر: شفیق بریلوی۔ ہدیہ دس روپیہ۔ ضخامت: ۲۹۹ صفحات

پتہ: پوسٹ بکس ۱۹۹۱۷۔ صدر۔ کراچی ۳

ماہ نامہ "خاتونِ پاکستان" کراچی کے مُدیر جناب شفیق بریلوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور ان کی اس عقیدت ومحبت کا اظہار ان کے سالے خاتونِ پاکستان کے متعدد رسول نمبروں سے ہوتا ہے۔ عشقِ رسول کے ساتھ ساتھ وہ ملت کا درد اور اصلاح کی تڑپ بھی اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مرتب کردہ رسول نمبروں میں ایک مقصدیت کارفرما نظر آتی ہے۔

زیر نظر رسول نمبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے ہر پہلو پر نہایت قیمتی مضامین جمع کر دیئے گئے ہیں۔ لکھنے والوں میں قدیم وجدید اور ملکی وغیر ملکی علماء وفضلاء و صوفیاء واولیاء غرض ہر مشرب ومسلک کے بزرگوں کا اجتماع نظر آتا ہے جس سے یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ یہ امّت خواہ کتنے ہی اختلافات میں اُلجھی ہوئی کیوں نہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی عقیدت ومحبت سب کے لیے سرمایۂ حیات ہے۔

اسلامی اصولِ صحت | مصنّف: فضل کریم فاران بی۔ اے دعلیگ، ایل۔ ایل۔ بی۔ ناشر: ادارۂ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور۔ قیمت: ساڑھے تین روپیہ۔ ضخامت: ۲۲۰ صفحات۔

دینِ فطرت نے جہاں ہمیں آدابِ بندگی سکھاتے ہیں وہاں آدابِ زندگی بھی سکھائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صحت وصفائی کے جو اصول مغرب نے اس بیسویں صدی میں عقلی وتجربے کی مدد سے علوم وفنون کی روشنی میں معلوم کیے ہیں، ان سے کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ مکمل اصول اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے ہمیں آج سے چودہ سو برس پہلے سکھا دیئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان قوم کا ایک ناخواندہ شخص بھی پاکیزگی وطہارت اور صحت وصفائی کا جو اہتمام رکھتا ہے، مغرب کے اچھے اچھے پڑھے لکھے افراد اس سے عاری نظر آئیں گے۔ پھر فرق صرف اتنا ہی نہیں ہے، مغرب میں صحت و

صفائی کے صرف وہ اصول ملحوظ رکھے جاتے ہیں جن کا تعلق انسان کے حسن ظاہر سے ہے۔ صبح اٹھ کر باہر نکلنے سے پہلے منہ دھونا تو بلاشبہ ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر طہارت کرنے کا کسی کو خیال بھی نہیں آتا۔ ہمارے ہاں ہر کھانے کے بعد کلی کرنا ضروری ہے لیکن اہلِ مغرب عام خوش حالی کے سبب سے سارا دن کچھ نہ کچھ کھاتے رہنے کے باوجود ایک دفعہ بھی کلی نہیں کرتے۔ یہی سبب ہے کہ وہاں دانتوں کے امراض عام ہیں۔ مسیحیت میں جسمانی پاکیزگی عیاشی میں داخل رہی ہے، غسل کرنا گناہ کبیرہ سمجھا جاتا رہا ہے لیکن مسلمانوں میں قلب و روح کی پاکیزگی کے لیے جسم کا پاکیزہ ہونا شرطِ اول ہے۔

صحت و صفائی کے یہ اصول جو ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں کتب حدیث و فقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جناب فضل کریم صاحب فارانی نے انہیں بڑے سلیقے اور سلاست کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس طرح سے ایک عام اردو خواں شخص بھی آسانی سے ان اصولوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

مُرقعِ کلامِ اقبال | تخلیق: عصمت عارف علوی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی قیمت: دس روپیہ۔ پتہ: کوٹھی ۱۳۱ خیالی گنج کراسنگ۔ لکھنؤ۔

اس برصغیر کے شعراء میں غالب کے بعد سب سے بڑھ کر جس شاعر کے کلام کو قبول عام نصیب ہوا ہے وہ علامہ اقبالؒ ہیں۔ اس قبول عام کا اظہار مختلف شکلوں میں ہوتا رہا ہے لوگوں نے ان شعراء کے کلام کی شرحیں لکھی ہیں، ان کے فلسفوں پر بحثیں کی ہیں، ان کی شعری اور فنی خوبیوں کا جائزہ لیا ہے اور ان کی زندگیوں اور ان کے فن کے درمیان ربط تلاش کیا ہے۔ قبولِ عام کی دوسری شکل یہ رہی ہے کہ ان کے کلام کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں سب سے پہلے غالب کے کلام کے کیفی پہلوؤں کو مرقع تصویر میں پیش کیا گیا۔ اور اب محترمہ عصمت عارف علوی صاحبہ نے علامہ اقبال کے کلام کا ایک انتخاب "مرقع کلامِ اقبال" کے نام سے اسی طرز پر شائع کیا ہے اس میں انہوں نے ہر نظم کے ایک ایک یا دو دو اشعار کو تصویر کے پیراہن میں اجاگر کرنے کی سعی کی ہے۔

ووٹ کی شرعی حیثیت کے بعد مکتبۂ شہاب کی ایک اور پیش کش

حزبِ اقتدار کے اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب معلوم کرنے کے لیے

مولانا کوثر نیازی مدیرِ شہاب کے قلم سے

کیا عورت صدرِ مملکت بن سکتی ہے؟

کا مطالعہ کیجیے

جس میں

• امام ابوحنیفہؒ • امام مالکؒ • امام شاطبیؒ • امام طبریؒ

مولانا تھانویؒ ـ مولانا سید سلیمان ندویؒ۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا مفتی محمد شفیع مدظلہ اور مولانا عبدالماجد دریا بادی کے افکار کی روشنی میں اس مسئلہ پر جامع بحث کی گئی ہے ——— اور

مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے نقطۂ نظر کو کتبِ فقہ کے حوالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ انشاء اللہ عوام اور اراکین بنیادی جمہوریت کی ذہنی تربیت کرنے کا موثر ذریعہ ثابت ہوگا۔ آفسٹ کی رنگین طباعت۔ بیس صفحات قیمت فی کاپی دو آنے۔ فی سینکڑہ -/۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

ایک نسخہ طلب کرنے والے حضرات چار آنے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

مکتبۂ شہاب ۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور